تلخیص و ترجمہ

SAMARRA

سُرَّ مَنْ رَّأیٰ

(عہد بنی عباس کا مشہور تاریخی شہر)

کیپٹن کریسول پروفیسر جامعہ فواد اول کے قلم سے

(۳)

ایوانِ تخت شاہی

ایک عالیشان مربع ایوان وسط میں اور انگریزی حرف T (صلیب) کی شکل کے چار ایوان اس کے چاروں طرف یہ "قاعۃ العرش" کے اجزائے ترکیبی ہیں۔ اس ایوان میں دو قسم کی سنگ مرمر کی گلکاری پرانے طرز کے نقش و نگار پائے گئے ہیں۔ غالب یہ ہے کہ اس پر گنبد کی چھت ہوگی۔ تمام شاہی محلات میں اس قسم کے T کی شکل کے ایوان ملاقاتی کمروں کے خصوصی امتیازات میں سے ہیں۔ لیکن دوسرے ایوانوں کے مقابلہ میں اس ایوان کی خصوصیت یہ تھی کہ جن حصوں سے حرف T (صلیب) کی شکل بنتی تھی وہ بازلیکا کے طرز پر تین برآمدوں پر مشتمل تھے۔ بس اتنا فرق تھا کہ یہاں صلیب کے چاروں ضلعے بنانے والے چاروں کمروں میں سے ہر کمرہ میں اس قسم کے برآمدے موجود تھے اس کا سبب صرف یہ تھا کہ درمیانی ایوان اور اردگرد کے تمام ایوان میں کافی روشنی پہنچانا مقصود تھی۔

ہرتسفلڈ نے ان حجروں میں مسالہ کی گلکاری کے کچھ ٹکڑے پائے اور اُن کو جمع کر کے اُن سے پھول پتیوں کی شکل بنانے یا پہلی وضع قطع اور طرز و انداز پر پورے نقش و نگار اور گلکاری ترتیب دینے کی کوشش کی تھی۔

اس قاعۃ العرش میں ایک دروازہ کی چوبی دہلیز بھی دستیاب ہوئی جو مکمل طور پر قاہرہ کی مسجد ابن طولونؒ کی چوبی دہلیزوں کے مشابہ ہے۔ صلیب کے بازوؤں کے درمیانی چھوٹے چھوٹے ایوان جو چوبی تختیوں اور سنگ مرمر کے چوکوں سے آراستہ ہیں۔ ایک نہایت خوبصورت محراب دار حسین مسجد بھی بنی ہوئی تھی جس میں خلیفہ نماز پڑھا کرتا تھا۔

شاہی حرم سرا

اگر ہم شمال سے جنوب تک ایک محور (خط وسطانی) کھینچیں جو درمیانی ایوان شاہی کے مرکز سے گذرتا ہوا شمالی اور جنوبی ایوانوں کو جو حرف T کی شکل پر بنے ہوئے ہیں، کاٹتا ہوا گذر جائے تو وہ عمارت کے اس بڑے قطعہ کو دو یکساں حصوں پر تقسیم کر دیتا ہے۔ اس میں سے صرف جنوبی حصّہ ابھی تک کشف ہو سکا ہے۔ اسی میں حرم سرائے شاہی واقع ہے۔

صلیبی شکل کے جنوبی ایوانوں کے سامنے ایک بہت وسیع ایوان ہے، میدان حرم سرائے کے برابر اس کا عرض ہے اور اس کی مشرقی و مغربی جانبوں میں بہت سے کمرے ہیں جن کو حسب ضرورت بار بار تعمیر کیا گیا ہے۔ یہ کمرے قصر کے اندر حیات منزلی (گھریلو زندگی) بسر کرنے کے لیے تعمیر کیے گئے ہیں جا بجا پانی کی نہریں رواں ہیں۔ سیسے، چینی اور پکی مٹی کے نلوں اور پائپوں کے ذریعے ان میں پانی آتا ہے۔ ایک جانب حمام اور نہانے دھونے کے لیے کمرے بنے ہوئے ہیں۔

ایوان شاہی کے سامنے صحن حرم سرا کی جنوبی جانب ایک مربع کمرہ ہے جو صحن کے بقدر طویل بنا ہوا ہے۔ یہاں ایک مربع برآمدہ ہے جس کے ایک ضلع کا طول ١٠٠ میٹر ہے۔ یہ ایک چہار

دروازوں والے کمرہ کے چاروں طرف واقع ہے جس میں ایک حوض ہے اور جس کی چاروں اطراف میں سنگ مرمر کے ستون تھے۔ یہ کمرہ نہایت حسین و جمیل انسانی تصویروں اور نقش و نگار سے آراستہ تھا۔ اگر ہم ایک محور کھینچیں جو اس عمارت کو شرق سے غرب تک دو حصوں میں تقسیم کر دے تو ہمیں مغربی جانب بازیلیکا کے طرز کا تین برآمدوں والا ایک ایوان ملتا ہے جس کے ہر برآمدہ میں چار سنگ مرمر کے ستون ہیں۔ اور ایوان شاہی کے ایوانوں میں سے مشرقی ایوان کے بالمقابل ایک اور بڑا ایوان واقع ہے جس کا عرض ۳۸ میٹر اور طول ۱۰،۴۰ میٹر ہے، اس میں پانچ دروازے ایک بہت بڑے صحن کی جانب کھلے ہوئے ہیں جس کا طول ۳۵۰ میٹر اور عرض ۱۸۰ میٹر ہے۔ ایک پانی کی گول اس کو دو حصوں پر تقسیم کر دیتی ہے، ایک غربی اس میں ٹائل لگے ہوئے ہیں دو فوارے چھوٹ رہے ہیں اور ایک مشرقی حصہ اس میں ٹائل نہیں ہاں پانی کی کچھ چھوٹی چھوٹی نہریں اور نالیاں ہیں۔

سرداب صغیر (چھوٹا تہ خانہ)

یہ تہ خانہ قصر کے محور رئیسی (شہ نشین) میں واقع ہے۔ اگر کوئی شخص اس بڑے میدان سے مشرق کی جانب چلے تو سرداب صغیر (چھوٹے تہ خانہ) پر پہنچ جائے۔ اس کا راستہ ایک مربع کمرہ سے ہے جس کی دیواروں پر مسالہ کے رنگین اور خوبصورت نقش و نگار اور نہایت حسین ابھری ہوئی روپہلی پھلواری بنی ہوئی ہے۔ اس کی سیڑھیاں بالائی عمارت کے مغربی جانب میں ہیں۔

یہ سرداب ایک بڑی پتھر کی چٹان میں کھدا ہوا تہ خانہ ہے اس کا ہر ضلع ۱۲ میٹر اور گہرائی ۵ میٹر ہے، ہر دیوار میں تین روشندان ہیں جو قلعہ کی کسی نہ کسی گذرگاہ یا برآمدہ میں کھلے ہوئے ہیں۔ اس تہ خانہ کی سطح میں پانی کا ایک چھوٹا حوض یا تالاب بھی تھا۔ اس سرداب کو متوازی دالانوں کی لائنیں گھیرے ہوئے تھیں، گمان ہوتا ہے کہ اصطبل ہونگے۔

ملعب الصولجة (کرکٹ گراونڈ)

مشرقی میدان کے وسط میں ایک عالیشان عمارت کے سامنے ایک بہت بڑا کھیل کا میدان تھا جس کی چاردیواری کا طول ۵۳۰ میٹر اور عرض ۶۵ میٹر تھا۔ یہ دیوار محور قصر کے رُخ پر سیدھی نہیں بلکہ کچھ ہٹی ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہاکی کھیلنے کا میدان ہوگا۔ اور یہ اصطبل بھی پولو کے گھوڑوں کے ہونگے اور تماشائی اس عمارت میں بیٹھ کر کھیل دیکھتے ہونگے۔

یہاں تک ہم قصر کی شرقی جانب میں پہنچ جاتے ہیں۔ اس کے بعد باغ یا چڑیا گھر کی چاردیواری آجاتی ہے جس عمارت میں بیٹھ کر لوگ کھیل کی سیر دیکھتے ہیں اس کے روبرو مقابل جانب میں محور بزرگ کے بقدر ایک بہت بڑا عالیشان برآمدہ ہے جس کے سامنے کھیل کا میدان (کرکٹ گراونڈ) ہے اور دوڑ کا میدان (پولو گراونڈ) چڑیا گھر یا باغ حیر کے اندر واقع ہے جس کا طول ۵ کیلومیٹر سے زیادہ ہے۔

قصر کا وہ محور (خط وسطانی) جو دریائے دجلہ سے شروع ہو کر بڑی سیڑھیوں، باب العامہ، قاعة العرش، بڑے میدان، چھوٹے تہ خانے سے گذرتا ہوا باغ وحش اور اس کی برابر والے دوڑ کے میدان تک چلا آتا ہے اس کا طول ۱۴۰۰ میٹر ہے۔

بڑا تہ خانہ

قصر کی شمالی شرقی جانب میں ایک مربع عمارت ہے جس کے ایک ضلع کا طول ۱۸۰ میٹر ہے۔ جنوبی جانب رحبہ کبریٰ (میدانِ بزرگ) کی شمالی دیوار سے متصل ہے۔ اس عمارت میں ایک پتھر کی چٹان میں ایک گہرا چوکور غار ہے جس کے ہر ضلعے کا طول ۸۰ میٹر ہے اور اس کے ہر محور پر صلیبی شکل کے متقاطع بازو کھینچے ہوئے ہیں جن کا طول ۱۱۵ میٹر اور اس غار کی سطح میں ایک اور گول گڑھا ہے جس کا قطر ۲۰ میٹر ہے غالب یہ ہے کہ یہ دوسرا گڑھا حوض یا تالاب ہوگا اس لیے کہ اس کے نیچے زمین دوز پانی کی نالیاں ہیں۔ بالائی حصہ میں دیواروں کی اندرونی جانب میں بہت سی چھوٹی چھوٹی کوٹھریاں بے ترتیب بنی ہوئی ہیں۔ ان کوٹھریوں میں کہیں کہیں خزانہ بھی ملا ہے یہ چینی کے ٹکڑے، تختیاں سُنہری

رنگ کے پالش دار کاشانی ٹائل بھی دستیاب ہوئے ہیں مشرقی جانب مختلف عمارتوں کا ایک سلسلہ شمالی دیوار کے ساتھ ساتھ چلا گیا ہے۔ درمیانی حصہ باقی حصص کی نسبت زیادہ بلند ہے۔

نقش ونگار | اس قصر کی گلکاری اپنے تناسب و موزونیت اور شان و شوکت کے اعتبار سے ایک ایسی لاثانی عظمت کی مالک ہے جس کی نظیر اب تک نہیں پائی گئی۔ دیواروں کی سطحیں مسالہ کی خوشنما گلکاری سے آراستہ تھیں جن میں سے بعض بانی قصر اور موسس سامرا خود معتصم کی یادگار ہیں اور بعض کی متوکل نے اپنے عہد میں تجدید کی ہے اور بعض سامرا کے آخری دور کی یادگار ہیں۔ اس نقاشی و گلکاری کی روشنی میں ہم اپنی ان معلومات کی تکمیل کر سکتے ہیں، جو سامرا کے دریافت شدہ شاہی محلات کی گلکاری سے متعلق مقالہ میں ناتمام رہ گئی تھیں یہاں تک کہ اب ہمارے لیے ممکن ہے کہ ہم وضاحت کے ساتھ پچاس سالہ سامرا گلکاری کے مسلسل ارتقاء و تنوع پر روشنی ڈالیں اور نقش و نگار کے ہر سہ طرز و انداز کے باہمی فرق کو سمجھ سکیں جن کا بنیادی اور اساسی اختلاف پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے اور جو اکتشافی جد وجہد کے بعد عرصہ تک نہ سمجھا جا سکا۔ چنانچہ ایوان شاہی کے کمروں میں مسالہ کے نقش و نگار کی چادریں سنگ مرمر جیسے منقش اور گلکار چادروں سے تبدیل کر دی گئی ہیں اور جو کمرے صلیب کے بازوؤں کے درمیان واقع ہیں اُن کی سطحیں چوکوں اور سنگ مرمر کی نگین تختیوں کی چادروں سے اسی طرح ڈھکی ہوئی ہیں جس طرح حرم سرائے کے بالائی حصص انسانوں کی رنگین تصویروں سے آراستہ و پیراستہ تھے۔ باقی حصص جو دریافت کیے گئے اُن میں بعض کمروں کے اندر بلور اور مروارید کے ایسے حسین و جمیل نقش و نگار برآمد ہوئے ہیں کہ اُن کی نظیر کہیں نہیں ملتی کمرہ کے تمام حصے، دروازے، شہتیر، چوبی چھتیں سب سال کی منقش یا زرکار لکڑی کی ہیں جس کے حسن و جمال کو سنہری برنجی کیلوں نے چار چاند لگا دیے تھے۔ عمارت کے ایک حصہ میں جس کے اندر ایوان اور گلدانچوں کا راستہ واقع ہے اسی طرح قاعۃ العرش میں قدر قلیل طبیعاتی اور معدنی قطعات بھی دستیاب

ہوئے ہیں جو ایک طبعی چیز ہے۔ یہ زیادہ تر حرم سرائے شاہی اور حیات منزلی سے متعلق کمروں میں
پائے گئے۔ اور کثیر العمارت، چینی اور سنگ مرمر والے حصوں میں بہت سے عمودی شکل کے لمبے لمبے
بند کیے ہوئے چینی کے برتن پائے گئے جن پر مسالہ کے سرپوش ڈھکے ہوئے تھے اور ان کے بعض
اطراف میں مختلف لباسوں کے اندر مردوں اور عورتوں کی تصویریں تھیں۔ ہر تصویر ایک خاص قسم
کے حلقہ میں واقع ہے اندازہ یہ ہے کہ یہ تصویریں خیالی نہ تھیں بلکہ واقعی مردوں اور عورتوں کی تصاویر
تھیں۔ اسی طرح چینی، کاسانی اور سنگ مرمر کے ٹکروں پر انسانوں کی تصویریں اور سنگ مرمر کے
حیوانوں کے سر اور رنگ برنگ کے شیشے کی تختیاں ان اکتشافات میں ایک بیش بہا اضافہ تھا علی ہٰذا
کچھ ٹکڑے گھریلو سامان اور اثاث البیت کے سلسلہ میں آبنوس، ہاتھی دانت وغیرہ کے کھانے
کے برتن وغیرہ دستیاب ہوئے۔ اسی طرح بعض لکڑی کے ٹکڑوں پر تاریخی کتبات ملے ہیں، اور سنگ
مرمر لکڑی، اور چینی کے ٹکڑوں اور تصویروں پر یونانی، سریانی اور عرب نقاشوں اور کاریگروں
کے دستخط مختلف رسم الخط اور مختلف زبانوں میں پائے گئے ہیں۔ نیز ایک کپڑے کا ٹکڑا ملا ہے
جس پر خلیفہ معتضد کا نشان اور خطبات و احکامات کے کچھ حصے اوراق پر لکھے ہوئے ہیں۔ اور
کچھ سرکاری کاغذات وغیرہ بھی دستیاب ہوئے ہیں۔

(باقی)